

25778- اسے وسو سے اور خطرات بے قرار کر دیتے ہیں

سوال

جب میں نماز پڑھتا اور کسی بھی اچھے کام کی نیت کرتا ہوں تو مجھے شیطانی سوچیں گھیر لیتی ہیں اور جب میں نماز میں دھیان رکھنے اور کلمات کے معانی پر غور کرنے کی کوشش کرتا ہوں میری عقول اور ذہن میں شیطانی سوچیں داخل ہو جاتی اور ہر چیز کے متعلق برے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں اور میں اس وجہ سے غصہ محسوس کرتا ہوں۔

مجھے اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور توبہ قبول کرنے والا نہیں لیکن میں اپنی ان سوچوں کے سبب محسوس کرتا ہوں کہ اس سے برا کوئی نہیں جو کہ میرے ذہن میں اللہ تعالیٰ کے متعلق برے برے خیالات آتے ہیں میں نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتا ہوں لیکن تنگی محسوس کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان بڑی سوچوں کو روک لوں لیکن اس کی طاقت نہیں رکھتا میں نماز کا سرور اور لطف نہیں پاسخنا اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں محسوس ہوں آپ سے میری گذارش ہے کہ مجھے نصیحت فرمائیں۔

پسندیدہ جواب

نمازوں غیرہ میں برے وسو سے وغیرہ آنایہ شیطان کی طرف سے ہے جو کہ مسلمان کو گمراہ کرنے اور خیز اور بھلانی سے محروم اور اس سے دور کرنے پر حریض ہے۔

صحابہ میں سے ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ اسے نماز میں وسو سے آتے ہیں تو وہ کہنے لگا کہ میرے اور میری نماز کے درمیان شیطان حائل ہو جاتا اور میری قربات کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(یہ شیطان ہے اسے خذب کہتے ہیں جب آپ محسوس کریں تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں اور بائیں طرف تین دفعہ تھوکیں تو صحابی کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ وسو سے ختم کر دیے) صحیح مسلم حدیث نمبر 2203

نماز میں خشوع و خضوع ہی اصل چیز اور باب ہے تو نماز خشوع کے بغیر نماز ایسے ہی ہے جیسے کہ بغیر روح کے جسم ہو۔

خشوع کے لئے مدد اور معاون دو چیزیں ہیں:

اول: بندہ یہ سوچنے اور سمجھنے میں بجدو جد کرے کہ وہ کیا عمل کرنے لگا اور کیا کہنے لگا ہے اور قرات اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعائیں میں غورو فکر اور تہذیب کرنا اور یہ بات ذہن میں رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی اور مناجات کر اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کیونکہ نمازی شخص جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو گویا کہ وہ اپنے رب سے مناجات اور سرگوشیاں کر رہا ہے اور احسان یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کریں کہ گویا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور اگر آپ اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر جب بندہ نماز کی لذت اور مٹھاس چکھتا ہے تو اس کا نماز میں انہماں کی لیکھنی اور زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ ایمان کی قوت کے مطابق ہے کہ جتنا ایمان قوی ہو گا اتنی لذت اور مٹھاس زیادہ حاصل ہو گی۔ اور ایمان کو قوی کرنے والی بہت سی اشیاء ہیں۔ تو اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(میرے لئے تمہاری دنیا میں سے دو چیزیں پیاری بنائی گئی ہیں عورتیں اور خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اے بلال (رضی اللہ عنہ) ہمیں نماز کے ساتھ راحت دے)

دوم: ان سچوں اور تفکرات کو دفع اور دور اور ختم کرنے کی چدوجہ کرنا جو کہ دل کو مشغول کر دیں اور جن کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ان چیزوں پر غور و فکر کرنا جو کہ دل میں نماز کے مقصد کی جاذبیت پیدا کریں اور یہ ہر بندے میں اس کے حال میں کیونکہ وہ سو سوں کی کثرت شبہات اور شوافت کی بنا پر ہیں اور دل کا تعلق ان محبوب چیزوں سے ہو نا جو کہ دل کو انہیں حاصل کرنے کے لئے پھیر دیں اور ان مکروہات کی طرف جو کہ دل کو انہیں دور کرنے کی طرف پھیر دیں۔

انتہی: مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 605

اور جو آپ نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ سے حد سے تجاوز کر کچے ہیں اور یہاں تک جا پہنچے میں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بھی ہونے لگے میں جو اللہ تعالیٰ کے لائق نہیں تو یہ شیطان کا ورغلانا اور اکسانا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وہ سو سے اتنے تو اللہ کی پناہ طلب کرو یقیناً وہ بہت ہی سستے والا جانے والا ہے) فصلت 36

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض صحابہ کرام نے ان وہ سو سوں کی شکایت کی جنوں نے ان کی زندگی اجیرن کر دی تھی تو صحابہ میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگے کہ ہم اپنے نفسوں میں ایسی چیزوں پر لاتا ہست مشکل ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ ایسا پاتے ہیں تو صحابہ نے جواب دیا جی ہاں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی صریح ایمان ہے۔

اسے مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے حدیث نمبر 132

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (یہی صریح ایمان ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارا ان وہ سو سوں کی کلام نہ کرنا اور انہیں زبان پر نہ لانا اور اسے براجانی یہی صریح ایمان ہے۔

بے شک اسے بہت برا سمجھنا اور اس کو زبان پر لانے سے خوف زدہ ہونا چہ جا کنکہ اس کا اعتقاد رکھنا تو یہ حالت اس کی ہوتی ہے جس کا ایمان کامل اور مختقن ہو اور اس سے شکوک و شبہات ختم ہو جچے ہوں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ :

شیطان وہ سے اسے ڈالتا ہے جس کے گمراہ کرنے سے وہ عاجز آچا ہو تو اسے وہ سے میں ڈالتا ہے تاکہ وہ اپنے عاجز آنے کا بدلہ چکا سکے اور کافر کو توجہ کو طرح چاہے اور اس سے کہیتا پھر سے اور اسے وہ سے نہیں ڈالتا کیونکہ وہ جو چاہتا ہے اس کے ساتھ کرتا ہے۔

اور اس بناء پر حدیث کا معنی یہ ہو گا کہ وہ سے کا سبب خالص ایمان ہے یا پھر وہ سو سے خالص ایمان کی نشانی ہے۔ انتہی دیکھیں سوال نمبر 12315

تو پھر اسے ناپسند اور اور دل کا اس سے بھاگنی یہی خالص اور صریح ایمان ہے اور ہر وہ شخص جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسے وہ سو سے آنحضرت وہی چیز ہے لہذا بندے کو صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا چاہئے اور اسے نماز اور ذکر و اذکار پر ملازمت اور ہمیشگی کرنا چاہئے اور ننگ دل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں پر ہمیشگی اور ملازمت

سے شیطان کے ہتھیار کے دور ہو جائیں گے۔

(بے شک شیطان کے ہتھیار کے اور تدبیر میں کمزور میں)

جب بھی بندہ ولی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرے کاموں کے وسوسے آنے شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ شیطان اس ڈاکو کی طرح ہے جو کہ راستے میں بیٹھا ہو تو جب بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شیطان اس کا راستہ کائیں کی کوشش کرتا ہے تو اسی لئے سلف میں سے کسی کو یہ کہا گیا ہے کہ یہودی اور عیسائی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں وسوسے نہیں آتے تو انہوں نے جواب دیا وہ سچے ہیں تو شیطان خراب گھر میں جا کر کیا کرے گا۔ شیخ الاسلام کی بات ختم ہوئی فتاویٰ شیخ الاسلام جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 608

علراج :

1- جب آپ ان وسوسوں کو محسوس کریں تو یہ کہیں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تم میں کسی کے پاس شیطان آتا اور اسے کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو شیطان کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے تو جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات پائے تو یہ پڑھے (آمنت باللہ و رسولہ) میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا کیونکہ یہ اس سے وسوسہ ختم کر دے گا)

مسند احمد حدیث نمبر (25671) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیح میں حسن کہا ہے حدیث نمبر 116

2- اس معاملے میں سوچنے سے حق الامکان اعراض کرنے اور بچنے کی کوشش کرے اور کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے جو اس سے بہادرے۔

اور آخر میں ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس سے مدد طلب کرو اور سب کو چھوڑ کر اسی کی طرف متوجہ رہو اور اس سے موت تک کے لئے ثابت قدمی طلب کرتے رہو اور یہ کہ وہ آپ کا خاتمہ اچھے کام پر کرے۔

واللہ عالم۔